السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا اثر ہوگیا تھا۔ چنانچہ بخاری شریف مصری باب السحر جلد4 صفحہ15۔ مسلم شریف باب السحر جلد2 ص231۔ اور نیل الاوطار مصری باب ماجاء فی حد الساحر جلد7 ص148 میں مفصل احادیث مسطور ہیں۔

بکر کہتا ہے کہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لیے یہ بھی گھڑلیا گیا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی یہودی نے سحر کیا تھا اور آپ نعوذباللہ محسور ہوگئے تھے۔ العیاذباللہ پیغمبر علیہ السلام پر سحر کا عمل ہوجائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم محسور ہوجائیں یہ کس طرح ممکن ہے؟

1۔ زید اور بکر میں کون حق پر ہے؟ 2۔ کیا اس کو انکار حدیث کہہ سکتے ہیں جبکہ بکر کو حدیث بھی دکھائی گئی ہو۔ اور وہ تسلیم نہ کرے؟ 3۔ اس کے ساتھ اقتداء بالصلاۃ کا کیا حکم ہے؟ 4۔ اس کے اس رسالہ کے پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے۔ جس میں اس نے اسی موضوع پر بحث کی ہو۔ چنانچہ خط کشیدہ عبارت اس کے رسالہ مذکورہ کی ہے۔ 5۔ ان تتبعون الارجلا مسحوراً۔ الایۃ (بنی اسرائیل) اس کا کیا جواب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ بخاری کی حدیث سے انکار کرتے ہیں ان کی بڑی دلیل یہ آیت ہے۔

إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا --سورۃ الفرقان8

''یعنی کفار کہتے ہیں تم نہیں اتباع کرتے مگر ایک جادو کئے گئے کی۔''

آیت وحدیث میں کوئی تعارض نہیں۔ کفار کی مراد مسحور سے دیوانہ ہے۔ جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو۔ اور حدیث بخاری میں حافظہ پر اثر مراد ہے چنانچہ حدیث میں تصریح ہے:

«حتی انہ لیخل الیہ انہ فعل الشئ وما فعلہ»

''یعنی'' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا کہ میں نے فلاں کام کرلیا ہے اور در حقیقت کیا نہ ہوتا۔

ان الفاظ سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ جادو کا اثر حافظہ پر تھا عقل پر نہ تھا۔ کیونکہ کام کرنے نہ کرنے کے متعلق یاد نہ رہنا یہ حافظہ کا کام ہے اور حافظہ اور عقل دو قوتیں الگ الگ ہیں۔ دیکھئے! بچپن میں حافظہ قوی ہوتا ہے اور عقل کم اور معمر ہوکر عقل بڑھ جاتی ہے اور حافظہ میں فرق آجاتا ہے۔ پس حافظہ پر اثر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عقل پر بھی اثر ہو۔

دوسری بات ان الفاظ سے یہ معلوم ہوئی کہ حافظہ پر اثر سے بھی مراد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذاللہ قرآن مجید بھول گیا ہو یا اس طرح کا کوئی اور نقصان ہوگیا ہو بلکہ یہ صرف اس حد تک تھا کہ جزوی فعل میں کبھی بھول چوک ہوجاتی اور جزوی فعل میں بھول چوک معمولی بات ہے۔ مثلاً نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دفعہ رکعتیں بھول گئے اور فرمایا: انسیٰ کما تنسون۔ یعنی ''جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔'' بتلائیے! یہ بھولنا کوئی دین میں نقصان دہ تھا؟ پس اگر جادو کے اثر سے عام بھولنے کی نسبت کسی قدر زیادہ بھول چوک ہوجاتی ہو تو یہ بھی دین کے منافی نہیں۔ بلکہ بعض روایات میں اس جزوی فعل کی تعیین بھی آئی ہے۔ فتح الباری میں ہے:

«قد قال بعض الناس ان المراد بالحدیث انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یخیل انہ وطی زوجاتہ ولم یکن وطئہن وہذا کثیراً ما یقع تخیلہ فی الانسان فی المنام فلا یبعد ان تخیل الیہ فی الیقظۃ قلت وہذا قد ورد صریحاً فی روایۃ ابن عیینۃ فی الباب الذی یلی ہذا ولفظہ حتی کان یری انہ یأتی النساء ولا یأتیہن وفی روایۃ الحمیدی انہ یأتی اہلہ ولا یأتیہم۔» (فتح الباری باب السحر جزء24 ص435)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں مراد یہ ہے کہ آپ کو اپنی بیویوں کے پاس جانے کا خیال آتا۔ مگر آئے نہ ہوتے اور ایسا خیال خواب میں بہت آتا ہے۔ پس بیداری میں بھی کوئی بعید نہیں۔ میں (صاحب فتح الباری) کہتا ''ہوں کہ جو کچھ بعض نے حدیث کی مراد بیان کی ہے یہ بعض روایتوں میں صریحاً آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کے پاس آنے کا خیال آتا مگر آئے نہ ہوتے۔

اور فتح الباری کے اسی صفحہ میں ہے:

«وفی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ عند ابن سعد مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخذ عن النساء والطعام والشراب فہبط علیہ ملکان» (الحدیث)

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے اور عورتوں اور کھانے پینے سے روکے گئے۔ پس آپ پر دو فرشتے اترے (جنہوں نے جادو کرنے والے کا نام اور جن اشیاء میں

(جادو کیا اور جہاں ان کو دفن کیا سب بتلا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشیاء کو نکلوایا خدا نے شفا دے دی)

اور فتح الباری میں اس سے چند سطر پہلے ایک روایت کے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔

«حتی کاد ینکر بصرہ»

''یعنی ''جادو کے اثر سے قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بصارت میں فرق آ جائے۔

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جادو کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر ایسا ہی ہوا تھا جیسے ظاہری امراض سے بدن میں کمزوری آجاتی ہے۔ اور اعضاء ڈھیلے پڑجاتے ہیں اور اشیاء وغیرہ بند ہوجاتی ہیں۔

رہا عقل اور سمجھ کا معاملہ اور وحی تبلیغ کا سلسلہ اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اسی لیے فرشتے اترے اور انہوں نے سب کچھ بتادیا۔ یہاں تک کہ خدا نے شفاء دے دی۔ اگر وحی میں فرق پڑ جاتا تو فرشتے کس طرح اترتے؟ پس واقعہ نبوت کے منافی نہیں۔ بلکہ یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مزید تائید ہے۔

فتح الباری میں ہے۔

(وقع فی مرسل عبدالرحمن بن کعب عند ابن سعد فقالت اخت لبید بن الاعصم ان یکون نبیا فسیخبر والا نسیذ بلہ ہذا السحر حتی یذہب عقلہ »۔ (فتح الباری جزء24 ص435»

ترجمہ:۔ عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بعید بن اعصم (یہودی جس نے جادو کیا تھا اس) کی بہن نے کہا، اگر یہ نبی ہوگا تو اس کو خدا کی طرف سے اطلاع مل جائے گی (کہ فلاں نے جادو کیا اور فلاں شئے میں کیا اور فلاں جگہ دفن کیا) اور اگر نبی نہ ہوا تو یہ جادو اس کی عقل کو نقصان پہنچائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی عقل کو لے جائے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ وحی آئی اور فرشتے اترے اور سب حال کھول کر بتلادیا کہ فلاں شخص نے جادو کیا اور فلاں فلاں شئے میں کیا اور فلاں کنوئیں میں دفن کیا۔ چنانچہ بخاری وغیرہ میں اس کی تفصیل ہے۔ تو بعید بن اعصم کی بہن کے قول کے مطابق یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہوا۔ اور یہ بالکل ایسا ہے جیسے جنگ خیبر کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے والی یہودیہ عورت نے بھی یہی کلمے کہے تھے کہ اگر یہ نبی ہوگا تو اس کو زہر نقصان نہیں دے گا۔

یعنی اس سے ہلاک نہیں ہوگا۔ ورنہ بدنی تکلیف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہوئی اور ہمیشہ رہی یہاں تک کہ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سے وفات پائی۔ مگر چونکہ یہ وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف معمول معجزانہ رنگ میں تھی۔ کیونکہ عادت کے مطابق تو آپ کو اسی وقت ہلاک ہو جانا چاہیے تھا جبکہ زہر دیا گیا نہ کہ کئی سالوں کے بعد۔ جبکہ نبوت کا مقصد پورا ہوچکا۔ نیز اسی گوشت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ پس جیسے یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے ایسے ہی جادو کا واقعہ ہے۔

ناظرین خیال فرمائیں کہ جادو کرنے والے دشمن تو اس واقعہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل بناتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا کلمہ گو مسلمان اس کو نبوت کے منافی سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ انا اللہ۔ سچ ہے۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم : کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ایسے لوگوں سے بالکل قطع تعلق چاہیے اور امامت وغیرہ سے ہٹا دینا چاہیے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ صحیح احادیث کا انکار کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص184

محدث فتویٰ